صحیح
مسلم
شریف

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمان ؒ

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج ؒ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان ؒ

جلد: اوّل

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

الْغَرْغَرَةِ وَنَسْخِ جَوَازِ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ فِي أَصْحَابِ الْجَحِيمِ وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَائِلِ

جان کنی نہ شروع ہو اور مشرکین کے لئے دعا کرنا منع ہے اور جو شرک پر مرے گا وہ جہنمی ہے، کوئی وسیلہ اس کے کام نہ آئے گا۔

۱۳۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ)) فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۲- سعید بن مسیب (جو مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابن مدینی نے کہا میں نے ان سے زیادہ علم میں کوئی تابعی نہیں پایا۔ فقیہ ہیں' امام ہیں) روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے (مسیب بن حزن بن عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی سے جو صحابی ہیں) انھوں نے کہا جب ابو طالب بن عبد المطلب (رسول اللہ ﷺ کے حقیقی چچا اور پرورش کرنے والے) مرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہاں ابو جہل (عمرو بن ہشام) اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو بیٹھا دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے چچا میرے! تم کہہ لو لا الہ الا اللہ ایک کلمہ' میں اللہ کے پاس اس کا گواہ رہوں گا تمہارے لیے۔ (یعنی خدائے عز و جل سے قیامت کے روز عرض کروں گا کہ ابو طالب موحد تھے اور ان کو جہنم سے نجات ہونی چاہیے' انھوں نے آخر وقت میں کلمہ توحید

---

(۱۳۲) ☆ سعید روایت کرتے ہیں اپنے باپ مسیبؓ سے جو صحابی ہیں۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا حالانکہ مسیب سے اس کا راوی کوئی نہیں سوائے ان کے بیٹے سعید کے تو رد ہو گیا حاکم کے قول کا کہ بخاری اور مسلم نے کوئی حدیث ایسی روایت نہیں کی جس کا راوی ایک ہی شخص ہو اور شاید مراد ان کی یہ ہے کہ سوا صحابہ کے اور شخصوں سے روایت کرنے والے کم سے کم دو چاہییں۔ (نووی)

نبیؐ نے کہا اپنے چچا ابو طالب سے 'جب وہ مرنے لگے یعنی بیماری کی شدت ہوئی اور موت کا یقین ہو گیا' یہ مراد نہیں ہے کہ سکرات شروع ہو گئی کیونکہ نزع اور سکرات کے وقت توبہ قبول نہیں۔ فرمایا اللہ جل جلالہ نے ولیست التوبة للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احد هم الموت قال انی تبت الان یعنی نہیں ہے توبہ ان لوگوں کے لیے جو گناہ کرتے ہیں' پھر جب موت سامنے آ گئی تو کہنے لگے ہم نے اب توبہ کی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو طالب سے حضرتؐ نے گفتگو کی اور مشرکوں نے آپ کے خلاف ان کو سمجھایا۔ آخر ابو طالب نے مشرکوں کا کہنا مانا تو معلوم ہوا کہ نزع کی حالت نہ تھی۔ قاضی عیاض نے کہا بعض متکلمین نے یہاں معنی کئے ہیں کہ نزع کی حالت ابو طالب پر طاری ہوئی اور یہ صحیح نہیں تو ابو طالب نے دین اسلام کو قبول نہیں کیا اور اپنی قوم کا پاس کیا اور جہنم کو اختیار کیا۔

السراج الوہاج میں ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ عبد المطلب بھی کفر پر مرے تھے جیسے ابو طالب۔ امام ابو حنیفہ ؒ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَا وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ.

کا اقرار کیا تھا) ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے اے ابو طالب! عبدالمطلب کا دین چھوڑتے ہو؟ اور رسول اللہ ﷺ برابر یہی بات ان سے کہتے رہے (یعنی کلمہ توحید پڑھنے کے لیے۔ ادھر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ اپنی بات بکتے رہے) یہاں تک کہ ابو طالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور انکار کیا لا الہ الا اللہ کہنے سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی میں تمہارے لیے دعا کروں گا (بخشش کی) جب تک منع نہ ہو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ماکان للنبی والذین امنوا اخیر تک یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو درست نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں اگرچہ وہ ناتے والے ہوں' جب معلوم ہو گیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے بارے میں یہ آیت اتاری' رسول اللہ ﷺ سے فرمایا انک لا تھدی من احببت اخیر تک یعنی تم راہ پر نہیں لا سکتے جس کو چاہو لیکن اللہ راہ پر لا سکتا ہے جس کو چاہے اور وہ جانتا ہے ان لوگوں کو جن کی قسمت میں ہدایت ہے۔

١٣٣- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

۱۳۳- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں دونوں آیات ذکر کیں۔

لہ نے فقہ اکبر میں صاف لکھا ہے کہ ابو طالب کفر پر مرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی میں تو تمہارے لیے دعا کروں گا۔ نوویؒ نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانا خود بخود بغیر اس کے کہ دوسرا قسم کھلاوے درست ہے اور اس جگہ قسم سے تاکید مقصود ہے کہ میں تمہارے لیے ضرور استغفار کروں گا اور یہ آپؐ نے ابو طالب کو خوش کرنے کے لیے فرمایا اور ان کی وفات مکہ میں ہجرت سے کچھ ہی پہلے ہوئی تھی۔ ابن فارس نے کہا ابو طالب جب مرے تو رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف انچاس برس آٹھ مہینے گیارہ دن کی تھی اور ابو طالب کی وفات کے تین روز بعد ام المومنین خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کو رنج کے بعد دوسرا رنج ہوا۔ اسی واسطے اس سال کو "عام الحزن" کہتے ہیں۔

نوویؒ نے کہا مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت انک لا تھدی من احببت ابو طالب کے باب میں اتری ہے۔ زجاج نے بھی اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزَالَا بِهِ.

۱۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ ((**قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)) فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ الْآيَةَ

۱۳۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے مرتے وقت کہا تم لا الہ الا اللہ کہو میں قیامت کے دن تمہارے لیے اس کا گواہ ہوں گا۔ انھوں نے انکار کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری انک لا تھدی من احببت اخیر تک۔

۱۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ ((**قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)) قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ.

۱۳۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ میں اس بات کی گواہی دوں گا تمہارے لیے قیامت کے دن انھوں نے کہا اگر قریش میرے اوپر عیب نہ رکھتے' وہ کہیں گے ابو طالب ڈر گیا یا دہشت میں آگیا' البتہ میں ٹھنڈی کرتا تمہاری آنکھ یہ کہہ کر (یعنی تم کو خوش کر دیتا اور لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیتا پر قریش کے لوگوں سے مجھے شرم آتی ہے۔ وہ کہیں گے ابو طالب ایسا دل کا بودا اور کچا تھا کہ مرتے وقت ڈر کے مارے اپنا دین بدل ڈالا۔) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء○

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا [1]

باب: موحد قطعی جنتی ہے

۱۳۶- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۳۶- حضرت عثمانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

[1] ☆ ایک نہ ایک روز اگرچہ تھوڑے دنوں عذاب پاوے گا اپنے اور گناہوں پر پر وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہ سکتا۔ نووی نے کہا اہل سنت اور اہل حق کا سلف اور خلف میں سے یہ اعتقاد ہے کہ جو شخص توحید پر مرے وہ ہر حال میں جنت میں جاوے گا۔ پھر اگر گناہوں سے پاک ہو جیسے نابالغ مجنون جو بالغ ہوتے ہی مجنون ہو گیا ہو یا اس نے صحیح توبہ کی ہو تمام گناہوں سے اور پھر توبہ کے بعد کوئی گناہ نہ کیا ہو یا خدا کی طرف سے اس کو گناہوں سے بچنے کی توفیق ہوئی ہو وہ تو جنت میں جاوے گا اور جہنم میں بالکل نہ جاوے گا اور یہ جو آیت ہے کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر جہنم ☜